سوال

(217) تہجد کی اذان ثابت ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تہجد کی اذان ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فجر کی دو اذانیں ہوتی تھیں ، ایک طلوعِ فجر سے پہلے اور دوسری طلوع فجر کے بعد چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے اپنی کتاب 'الجامع الصحیح' میں دو ہی باب باندھے ہیں ۔ پہلا باب ہے بَابُ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ اور دوسرا باب ہے ۔ بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ اور دو ہی حدیثیں بھی ذکر فرمائی ہیں پہلی حدیث ہے :

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْکُمْ ۔ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِہٖ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ اَوْ یُنَادِیْ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَآئِمَکُمْ ، وَلِیُنَبِّہَ نَآئِمَکُمْ ...الخ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے کوئی بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر سحری کھانا ترک نہ کرے کیونکہ وہ رات کو اذان کہہ دیتا ہے تاکہ تہجد پڑھنے والا (آرام کے لیے) لوٹ جائے اور جو ابھی سویا ہوا ہے اسے بیدار کردے ۔

اور دوسری حدیث ہے :

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلال رات کو اذان دیتے ہیں اس لیے تم (روزہ کے لیے) کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں ۔

نوٹ : ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت سے ہی سحری کی اذان کہنے کا دستور چلا آرہا ہے ۔ جو لوگ اس اذان اول کی مخالفت کرتے ہیں ان کا مؤقف صحیح نہیں ہے ۔ البتہ اسے اذانِ تہجد نہیں خیال کرنا چاہیے کیونکہ اس کا مقصد یوں بیان ہوا ہے کہ تہجد گزار گھر واپس چلا جائے اور سونے والا بیدار ہو کر نماز کی تیاری کر لے اور نہ ہی اسے اذانِ فجر سے بہت پہلے کہنا چاہیے ۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02